السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مشکوٰۃ شریف کے باب الکرامات میں ابوالجوزاء سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قحط سالی کی شکایت کی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام کی قبر کے اوپر چھت میں سوراخ کر دو تاکہ قبر اور آسمان کے درمیان کوئی آڑ نہ رہے، انہوں نے ایسا ہی کیا حتی کہ خوب بارش ہوئی۔ الخ۔

اس حدیث سے اہل بدعت اہل قبور سے استمداد و استغاثہ اور وسیلہ پر دلیل پکڑتے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے اور اس کا کیا مطلب ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشرکین بتدعین کا اہل قبور اولیاء اللہ سے استمداد و استغاثہ پر حدیث ہذا سے استدلال کرنا اور اپنی دعاؤں میں ان کا وسیلہ پکڑنا اور یہ خیال کرنا کہ اہل قبور سے دنیا کو فیض حاصل ہوتا ہے۔ اموات متصرف الامور ہیں۔ مخلوق کی حاجت روائی و مشکل کشائی کرتے ہیں۔ قطعاً غلط و مبنی علی الشرک ہے۔ کجا استمداد و استغاثہ از اولیاء اللہ اور کجا یہ حدیث: ((بینھما فرق بیّن وبون بعید)) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب لوگوں نے قحط سالی کی شکایت کی تو مائی صاحبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک رائے ظاہر کی جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی کرامت ظاہر کی۔ اور بس ملی علی قاری حنفی نے مرقاہ شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے تحت لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا یہ خیال (ہوا کہ کفار کے مرنے پر آسمان نہیں روتا۔ ابرار کے فوت ہونے پر روتا ہے جب آسمان آپ کی قبر کو دیکھے گا۔ تو ممکن ہے کہ روئے اور اس کے رونے سے نالے بہہ پڑیں۔ پانی کی کثرت صحابہ (ص ۲۸۷ ج ۲ پر

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بارہا مصیبتیں آئیں۔ مگر کسی صحابی نے نبی علیہ السلام کی قبر پر آ کر فریاد نہیں کی۔ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے صرف کشف قبر کا حکم دیا تاکہ اللہ کی رحمت سے بارش نازل ہو جائے۔

نبی علیہ السلام سے پانی نہیں مانگا۔ نہ آپ سے دعا کرائی نہ قبر پر جا کر کسی قسم کی فریاد کی۔

((بل قد روی عن عائشة رضی اللہ ﷺ عنھا انھا کشفت عن قبر النبی ﷺ لینزل المطر فانہ رحمة تنزل علیٰ قبرہ ولم تستسق عندہٗ ولا استغاثت ھناک))

(فقط والسلام ابو محمد کفاہ الصمد خادم جماعت غرباء اہل حدیث) (فتاویٰ ستاریہ جلد ۳ ص ۱۱۰ تا ۱۱۶)

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 05 ص 296

محدث فتویٰ